© rasailojaraid.com

نام کتاب : صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات
مصنف : سید جلال الدین عمری
ناشر : ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی، علی گڑھ (انڈیا)
سال اشاعت : ۱۹۹۴ء
صفحات : ۳۸۸
قیمت : ۷۰ روپے

جب سے انسان اس کرہ ارض پر آباد ہے، وہ دو حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ضرور ہوتا ہے، صحت مند یا مریض، ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ مرض سے بچے اور ہمیشہ صحت مند رہے۔ کیونکہ مرض انسان کی رواں دواں زندگی کو معطل کر دیتا ہے اور کبھی کبھی تو اسے مرض کے سبب زندگی ہی سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔

خالق انسان اپنی مخلوق کی اس کیفیت سے واقف ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

"علم ان سیکون منکم مرضی" اسے معلوم ہے کہ تم میں سے مریض ہوں گے۔

چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے دور کے لوگ صحت و مرض کو خدائے وحدہ لاشریک کو چھوڑ کر اپنے باطل معبودوں کی طرف منسوب کرتے ہیں تو انہوں نے ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے فرمایا:

"واذا مرضت فھو یشفین: (اور میرا معبود) جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات میں گہرا ربط ہے اور آج اگر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صحت و مرض کا تعلق میڈیکل، طب و حکمت یا دیگر علوم سے ہے تو یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ میڈیکل یا طب و حکمت میں امراض سے شفا دینے کی خاصیت اسی خدائے واحد نے رکھی ہے جس نے مختلف امراض کو پیدا کیا ہے۔ انہی چیزوں کو حقیقی سبب سمجھ لینے سے لوگ ماضی میں گمراہ ہوئے اور یہی چیز آج انسان کو راہ راست سے دور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لے جا رہی ہے۔ ہم جب تک اسلامی تعلیمات کو سامنے نہ رکھیں گے ماضی کی طرح مختلف توہمات کا شکار رہیں گے اور کوئی بھی ہمیں اس دلدل سے نہ نکال سکے گا۔ اللہ تعالی نے اس دنیا میں اگر مختلف امراض کو پیدا کیا ہے تو ان امراض سے شفایاب کرنے کے لئے مختلف ادویات بھی پیدا کی ہیں ۔ شہد کی مکھی کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا:

"یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس"

اس کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں ۔ اس میں لوگوں کے کئی امراض کی شفا ہے۔

قرآن مجید نے شہد کے ذریعے مختلف امراض کا علاج اس وقت بتایا تھا جب دنیا تحقیق کے نام سے بھی آشنا نہ تھی اور آج جبکہ جگہ جگہ تحقیقی ادارے قائم ہو چکے ہیں تو ارشاد باری تعالی کی صداقت کھل کر دنیا کے سامنے آ چکی ہے۔

ڈاکٹر علی فرید لکھتے ہیں:

"شہد اور شہد کی مکھی سے متعلق سب سے زیادہ تحقیق امریکہ روس، فرانس، یورپ اور دیگر مشرقی ممالک میں ہو رہی ہے اور ۱۹۸۵ء میں چین میں ایک ہسپتال صرف اس لئے بنایا گیا کہ وہ شہد کے ذریعہ علاج اور شہد کی مکھی پر تحقیقات کو آگے بڑھائے اور ہسپتال کا نام ہی شہد کے نام پر رکھا گیا ہے"۔

امام ابن قیم لکھتے ہیں:

یہ اسباب و علل کی دنیا ہے، اگر خرابی صحت کے اسباب ہیں تو علاج کیلئے بھی اللہ جل شانہ، نے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔

ارشاد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء"

اللہ تعالی نے کوئی ایسا مرض زمین پر نہیں اتارا جس کے لئے شفا نہ اتاری ہو۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا:

"نعم یا عباد اللہ تداوو فان اللہ عزوجل لم یضع داء الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد، قالوا ما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هو؟ قال: الھرمؐ۔

ہاں اللہ کے بندو علاج کیا کرو۔ اللہ تعالی نے کوئی ایسا مرض پیدا نہیں کیا جس کی شفا نہ ہو، سوائے ایک مرض کے۔ صحابہ کرامؓ نے سوال کیا۔ اے اللہ کے رسول وہ کون سا مرض ہے، فرمایا، بڑھاپا۔

ان احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آج جتنے امراض بھی پھیلے ہوئے ہیں ان سب کا علاج ممکن ہے اور اس کے دو طریقے ہیں ایک تو یہ کہ امراض کے پیدا ہونے کے بعد ان کا علاج کیا جائے اور دوسرا یہ کہ وہ تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں جو امراض سے بچاو میں معاون ثابت ہوتی ہوں۔ زیر نظر کتاب میں مصنف نے ان دونوں سوالوں سے بحث کی ہے۔

سید جلال الدین عمری کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ وہ کافی عرصے سے اسلامی تعلیمات کو مختلف پہلوؤں سے اجاگر کر کے اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے قلم سے اس سے پہلے مختلف اسلامی موضوعات پر اٹھارہ کتابیں شائع ہو کر منظرعام پر آ چکی ہیں جن میں سے معروف و منکر، عورت اسلامی معاشرہ میں، اسلام اور عورت، اسلام کا شورائی نظام، اسلام کا عائلی نظام، مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ، خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ مجرد روحانیت کا قائل نہیں ہے۔ وہ جسم کے تقاضوں کو نظرانداز نہیں کرتا۔ اس نے انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ اسکی جسمانی صحت کو بھی مناسب اہمیت دی ہے۔ وہ اسے اعلی اخلاقی اقدار کا حامل ہی نہیں بلکہ صحت مند اور توانا بھی دیکھنا چاہتا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ سوچنے سمجھنے کا زاویہ درست ہو تو جسمانی صحت و توانائی روحانی ترقی میں معاون ہوتی ہے اور باطن کے جلاء میں اس سے مدد ملتی ہے۔ اسی طرح اخلاقی اور روحانی اقدار کی پابندی صحت پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔

مصنف ایک جگہ لکھتے ہیں:

"اسلام نے حفظان صحت کے جن اصولوں کی تعلیم دی ہے جدید طبی تحقیقات سے ان کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام خدا کا جامع، کامل اور آخری دین ہے۔ صحت و مرض سے متعلق اس کی تعلیمات اس دین کا ایک جزو اور اس کے مقاصد و مصالح سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔ ان میں وہی روح جلوہ گر ہے جو پورے دین کی روح ہے"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد انہوں نے "موجودہ دور میں صحت اور مرض کے مسائل" کے عنوان سے ان اسباب کا تفصیلی جائزہ لیا ہے جو صحت کی خرابی اور امراض کے انتشار کا باعث ہیں اور بتایا ہے کہ ان اسباب میں سے بعض اسباب صرف اسلامی تعلیمات سے روگردانی کا نتیجہ ہیں ۔ اگر اسلامی تعلیمات پر عمل ہو تو نہ اسباب باقی رہیں اور نہ یہ امراض۔

کتاب کے باب اول کا عنوان ہے "صحت اور اس کے اصول و آداب" اس میں انہوں نے سب سے پہلے صحت کی اہمیت کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں چھوٹے چھوٹے مختلف عناوین کے تحت اجاگر کیا ہے۔ مصنف صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں:

"اس وقت (حالت صحت میں) کسی خدا کے بندے کا اس کے دین کی طرف متوجہ ہونا اور اپنی قوت و صلاحیت اور وسائل و ذرائع کو اس کے راستہ میں صرف کرنا بڑی قدروقیمت رکھتا ہے اور اس کا اجروثواب بھی زیادہ ہے۔ اس کے برخلاف اس وقت امور خیر کی اہمیت اور قدروقیمت کم ہو جاتی ہے جب بڑھاپے کی وجہ سے جذبات سرد پڑ چکے ہوں، تمنائیں اور آرزوئیں دم توڑ رہی ہوں، اور آدمی کاروبار دنیا سے فارغ ہو کر آخرت کے لئے رخت سفر باندھ رہا ہو"

اس کے بعد صحت کو باقی رکھنے اور امراض سے بچاؤ میں ان کی رائے میں سب سے اہم چیز صفائی ہے چنانچہ انہوں نے صفحہ ۵۵ سے ۸۵ تک اسلام کی ان تعلیمات کو بیان کیا ہے جو صفائی سے متعلق ہیں۔ خاص طور پر انسانی جسم، لباس اور جگہ کی صفائی اور اس میں غسل، وضو اور تیمم وغیرہ کے مسائل کو تفصیل کے ساتھ احادیث رسول کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ مصنف صفحہ ٦۵ پر لکھتے ہیں:

"ان احادیث میں جسم کے مخصوص حصوں کی پاکی وصفائی کو انسان کی فطرت کہا گیا ہے۔ اس سے انسان بعض جلدی اور بعض غیر جلدی امراض سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے جسمانی حسن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے"۔

اسی طرح طہارت کی اہمیت کے تحت صفحہ ٦٨ پر لکھتے ہیں:

"بڑی عمر میں اور چھوٹی عمر میں بھی مثانہ اگر کمزور ہو تو پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے قطرے نکلتے رہتے ہیں۔ پانی کے استعمال سے ان کو روکنے میں مدد ملتی ہے"۔

صفائی کے بعد انسان کی غذا کا مرحلہ آتا ہے۔ مصنف نے اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے اور جگہ جگہ آیات و احادیث سے استدلال کے ساتھ جلیل القدر حکماء' فقہا اور محدثین کی بیان کردہ حکمتیں بھی درج کی ہیں۔ غذا کے عنوان کے تحت وہ صفحہ ۹۹ پر لکھتے ہیں:

"اسلام نے ایک تو غذا کے بے قید استعمال پر تنقید کی' دوسرے اس بات سے منع کیا کہ آدمی خود سے اس کے حدود و قیود وضع کرے اور حلال و حرام کا فیصلہ کرے' تیسرے یہ کہ اس نے اس تصور پر ضرب لگائی کہ پاک چیزوں سے اجتناب نیکی اور تقویٰ کی علامت ہے"

غذا کے ضمن میں آداب طعام بھی قلمبند کئے اور وہ بھی تفصیل کے ساتھ غذا کی سادگی کا ذکر کرتے ہوئے صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں:

"اسلام ہر معاملہ میں سادگی چاہتا ہے' غذا کے بارے میں بھی اس کی یہی تعلیم ہے۔ پر تکلف اور مرغن غذاوں کا استعمال نہ صرف کہ مفید نہیں بلکہ سخت مضر اور نقصان دہ ہے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ آپ کی غذا سادہ تھی"۔

اسی طرح خوب پیٹ بھر کر نہ کھانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے صفحہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں:

"معدہ کا فساد بہت سی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ اس حدیث پر عمل ہو تو معدہ ٹھیک رہ سکتا ہے اور آدمی ان بیماریوں سے محفوظ رہ سکتا ہے جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں"۔

مصنف نے کھانے کے بعد پینے کے آداب اور ان کی حکمتیں درج کی ہیں۔ برتن میں سانس لینے کی ممانعت کے تحت حدیث درج کرنے کے بعد صفحہ ۱۶۰ پر لکھتے ہیں:

"کوئی بھی چیز پیتے وقت یہ بے احتیاطی عموماً ہوتی ہے کہ آدمی برتن ہی میں سانس لینے لگتا ہے اور مشروب گرم ہو تو پھونک مار کر اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں اصول صحت کے خلاف ہیں ۔ ہماری سانس کے ذریعہ معدہ سے جراثیم نکلتے رہتے ہیں ۔ کسی مشروب میں سانس لینے سے یہ جراثیم اس میں پہنچ جاتے ہیں ۔ اسی طرح منہ سے جو ہوا خارج ہوتی ہے اس سے بھی منہ کے جراثیم کا اخراج ہوتا ہے۔ پینے کی کسی چیز میں پھونک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مارنے سے یہ جراثیم اس میں داخل ہو جاتے ہیں اور نقصان پہنچاتے ہیں"۔

ایک ہی سانس میں مشروب نہ پینے کی حدیث درج کرنے کے بعد حکمت بیان کرتے ہوئے صفحہ ۱۶۱ پر لکھتے ہیں:

"پیاس کی شدت میں بعض اوقات آدمی چاہتا ہے کہ ایک ہی سانس میں پانی کا برتن خالی کر دے یا کوئی مشروب ہاتھ میں ہو تو اسے ختم کر دے حالانکہ اس سے پیاس کم بجھتی ہے اور پانی کے اچانک حلق میں پہنچنے سے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ جو چیز بھی پینی ہو دو تین بار میں رک رک کر تھوڑی تھوڑی پی جاوے' اس سے پیاس اچھی بجھتی ہے۔ آدمی آہستہ آہستہ خوب سیراب ہوتا ہے اور نقصان سے بھی محفوظ رہتا ہے۔"

کھانے پینے کے بعد صحت کے حصول اور امراض سے بچاؤ میں اہم کردار مصنف کی نظر میں کھیل کود کا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھیل کود کی اہمیت اور اس کی مختلف اقسام ذکر کرنے کے ساتھ دیگر تقریبات جیسے شادی' عید اور خوشی کے مواقع پر گانے بجانے کی شرعی حدود کو بھی بیان کر دیا ہے۔

کتاب کا دوسرا باب "مرض اور اس کے احکام و مسائل" پر مشتمل ہے۔ جس میں مصنف نے علاج کی شرعی حیثیت' احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور خود کشی جیسے اہم مسائل سے بحث کی ہے۔ پھر علاج میں حلال چیزوں کے استعمال اور حرام سے اجتناب اور اس کی حدود کو مختلف فقہاء کرام کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا ہے"۔

امراض کے متعدی ہونے اور خود کشی کے بارے میں مصنف کی بحث بڑی مفصل اور مدلل ہے جس میں انہوں نے خود کشی کے بارے میں مستشرقین کے دلائل کا تار پور بکھیر دیا ہے۔ اس باب کی ایک اور بحث (اگر مریض کو شفا نہ ہو تو کیا کسی قاتل دوا کے ذریعے اسے ختم کیا جا سکتا ہے) بھی بڑی محنت سے لکھی گئی ہے اور اس بارے میں اسلام کا نقطہ نظر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

اس کے بعد روحانی علاج میں تعلق باللہ' قرآن مجید کی تلاوت' قرآن مجید دم کرنے' قرآنی تعویذ لکھنے' قرآن مجید دھو کر پلانے سے بحث کر کے علماء کے مختلف زاویہ نگاہ بیان کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی مسنون دعائیں بھی ذکر کی گئی ہیں ۔ باب کے آخر میں احکام شریعت میں مریض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی رعایت اور عیادت کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔ اس باب کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

"اسلام کا نقطہ نظر یہ ہے کہ صحت خراب ہو تو آدمی دوا اور علاج کی فکر اور اہتمام کرے۔ اس نے دوا اور علاج کی طرف توجہ ہی نہیں دلائی بلکہ اس کا معیار بھی مقرر کیا اور غیر مستند اطباء کو لوگوں کی زندگی سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ متعدی امراض میں اسلام نے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس میں غفلت اور بے احتیاطی صحیح نہیں ہے اور یہ سب باتیں اس کے نزدیک تقویٰ اور دین داری کے منافی بھی نہیں ہیں۔

اسلام اس بات کا مخالف ہے کہ آدمی مرض سے گھبرا کر یا زندگی سے مایوس ہو کر خود کشی کر بیٹھے ۔ وہ اس بات کے بھی خلاف ہے کہ مرض کی شدت میں علاج کی جگہ مریض کی زندگی ختم کرنے کی تدابیر کی جائیں اور اسے مریض کے ساتھ ہمدردی سمجھا جائے۔ اس نے صبر و ثبات اور خدا پر توکل و اعتماد کے ساتھ مرض کے مقابلہ کی تعلیم دی ہے۔

اسلام کا حکم ہے کہ مباحات کے ذریعہ علاج کیا جائے لیکن ناگزیر حالات میں محرمات سے بھی علاج کا جواز اس کی تعلیمات میں ملتا ہے۔ اس نے مریض کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ خدا سے اپنا تعلق استوار کرے۔ اسی سے صحت و عافیت کی دعا کرے۔ اسے شافی مطلق سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ صحت و تندرستی اسی کے ہاتھ میں ہے یہ دراصل روحانی علاج ہے۔

اسلام مریض کو ہمدردی کا مستحق قرار دیتا ہے۔ اس نے صحت مند انسان کے مقابلہ میں مریض پر کم ذمہ داریاں ڈالی ہیں ۔ بعض احکام میں اس کے ساتھ رعایت برتی گئی ہے اور بعض احکام سے اسے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اس کی تعلیم ہے کہ مریض کو مصیبت اور کسمپرسی کے حال میں نہ چھوڑ دیا جائے بلکہ اس کی عیادت اور ممکنہ خدمت کی جائے۔ اسے تسلی و تشفی دی جاتی رہے اور اس کے لئے دعائے صحت ہوتی رہے تاکہ وہ یہ محسوس کرے کہ اس کے دکھ درد میں کام آنے والے افراد اس کے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں ۔ اس سے مریض کو جو سکون اور راحت ملتی ہے اس کا کوئی دوسرا بدل نہیں۔

کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں وارد آیات و احادیث اور بیان کردہ حکمتوں کے ماخذ بتائے گئے ہیں اور کوئی بھی حدیث یا قول بلا حوالہ نقل نہیں کیا گیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جن مسائل میں علماء میں اختلاف ہے وہاں مصنف نے اپنی مرضی کے قول کو ترجیح نہیں دی بلکہ مختلف زاویہ ہائے نگاہ کو بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے تاکہ قاری خود شرح صدر کے ساتھ فیصلہ کر سکے۔

کتاب کو سفید کاغذ پر چھاپا گیا ہے اور طباعت دیدہ زیب ہے۔

کتابت کی اغلاط نہ ہونے کے برابر ہیں۔

آخر میں کتابیات کے عنوان سے جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان کی فہرست بھی درج ہے۔

البتہ کتاب کے ماخذ و مراجع کے اندراج میں کہیں کہیں تساہل سے کام لیا گیا اور حوالے دیتے وقت تحقیقی منہج کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ مجموعی طور پر یہ کتاب ایک نہایت عمدہ کاوش ہے۔

تاج الدین ازھری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com